ستمبر ۲۰۰۹

خالد اسحاق

ماہنامہ

راہنمائے عملیات

لاہور

جناب ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ

ان مضامین کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ عوام کو اصحاب رسول ﷺ کا تعارف کروایا جائے اور ان کی خدمات پر روشنی ڈالی جائے ہمارے ہاں چند اصحابؓ کے بارے لوگوں کو علم ہے۔ باقی اصحابؓ رسول کی خدمات سے عام لوگ لاعلمی کا شکار ہیں۔

جناب ثابت بن قیس انصاریؓ قبیلہ خزرج کے نمایاں سردار یثرب کے معدودے چند زعماء میں سے تھے۔ وہ نہایت ذہین، حاضر جواب، خوش بیان اور بلند آواز شخص تھے۔ جب بولتے تو محفل پر چھا جاتے اور جب تقریر کرتے تو سامعین کو مسحور کر لیتے۔ وہ یثرب کے ان افراد میں سے تھے جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ انہوں نے جیسے ہی نوجوان مکی داعی اسلام جناب مصعب بن عمیرؓ کو اپنی پُرسوز و دلکش آواز اور بلند و دلگداز لہجے میں قرآن حکیم کی تلاوت کرتے سنا، اس نے اپنی حلاوت تاثیر سے ان کی سماعت کو اسیر کر لیا، اپنے حسن بیان سے ان کے دل کو اپنے قابو میں کر لیا اور اپنی ہدایت و تشریع سے ان کی عقل کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے سینے کو ایمان کے لیے کھول دیا اور پیغمبر اسلام ﷺ کی جماعت میں شمولیت اختیار کر لینے کی وجہ سے ان کے ذکر کو بلند کر دیا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو جناب ثابت بن قیسؓ نے اپنے قبیلے کے شہ سواروں پر مشتمل ایک جماعت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شاندار استقبال اور رفیق سفر جناب ابوبکر صدیقؓ کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک موثر تقریر کی جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام سے اور اس کا اختتام ان الفاظ پر کیا:-

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم ہر اس چیز سے آپ کی حفاظت کریں گے جس سے اپنی، اپنی اولادوں کی اور اپنی عورتوں کی حفاظت کرتے ہیں، تو ہمیں اس کے بدلہ میں کیا چیز ملے گی؟

جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت''۔

جنت کا لفظ جیسے ہی لوگوں کے پردہ سماعت سے ٹکرایا، ان کے چہرے فرط مسرت سے جگمگا اٹھے



اور ان کی پیشانیاں خوشی سے دمکنے لگیں اور سب نے یک زبان ہو کر کہا ''رضینا یا رسول اللہ..... رضینا یا رسول اللہ...... اور اس روز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ثابت بن قیسؓ کو اپنا خطیب بنا لیا جیسا کہ جناب حسان بن ثابتؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر تھے۔ جب بھی عرب قبائل کے وفود اپنے فصیح البیان خطبا اور قادر الکلام شعراء کو لے کر مفاخرہ یا مناظرہ کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے خطیبوں کا مقابلہ کرنے کے لیے جناب ثابت بن قیسؓ کو (1) اور ان کے شاعروں کا جواب دینے کے لیے جناب حساب بن ثابتؓ کو طلب فرماتے تھے۔

جناب ثابت بن قیسؓ پکے مومن، سچے متقی، اپنے رب سے ڈرنے والے اور ہر اس چیز سے سختی کے ساتھ اجتناب کرنے والے تھے جو اللہ تعالیٰ کو غضبناک کر دے۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ زیادہ خوفزدہ اور غمگین ہیں اور خوف و خشیت کے مارے کانپ رہے ہیں تو ان سے پوچھا ''ابو محمد! تمہیں کیا ہوا ہے؟''

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ڈرتا ہوں کہ کہیں میں ہلاک نہ ہو جاؤں''۔ انہوں نے جواب دیا

''وہ کیوں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ سوال کیا۔

''اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو ناکردہ اعمال پر تعریف کی خواہش کرنے سے منع فرمایا ہے، اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ مجھے اپنی تعریف اچھی لگتی ہے۔ اسی طرح اس نے خود پسندی سے بھی روکا ہے، اور میرا حال یہ ہے کہ میں خود کو پسند کرتا ہوں'' انہوں نے جواب دیا۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی دیر تک ان کو تسلی دیتے رہے، پھر آخر میں ارشاد فرمایا ''ثابت! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم ایک قابل تعریف زندگی گزارو، شہید کی موت مرو اور جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

یہ مژدہ جانفزا سن کر جناب ثابتؓ کا چہرہ خوشی سے جگمگا اٹھا اور وہ بے ساختہ بول اُٹھے ''بلی یا رسول اللہ ...بلی یا رسول اللہ (کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ... کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہ چیزیں تمہیں حاصل ہوں گی''۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا قول:-

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنی آواز کو نبی

(۱) صحیح بخاری، کتاب المغازی حدیث ۴۳۲۸ (۲) کتاب بخاری، کتاب التفسیر حدیث ۴۸۴۶

(صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے بلند نہ کرو، اور نہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ اونچی آواز سے بات کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو"۔ (الحجرات ۲:۴۹) نازل ہوا تو جناب ثابت بن قیسؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شدید محبت اور گہرے تعلق کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس سے کنارہ کش ہو کر اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو گئے، یہاں تک کہ فرض نمازوں کی ادائیگی کے سوا دوسری کسی ضرورت سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق دریافت کرتے ہوئے فرمایا" ان کا حال مجھ کو کون بتا سکتا ہے؟"

تو ایک انصاری نے کہا" اے اللہ کے رسول! ان کی خبر میں آپ کو دے سکتا ہوں"۔ جب وہ ان کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سرنگوں رنج و غم سے گھل رہے ہیں، اور جب ان سے پوچھا کہ ابو محمد! آپ کا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا:

"بہت برا" اور جب اس کا سبب دریافت کیا تو بولے" تم جانتے ہو کہ میری آواز اونچی ہے جو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند ہو جاتی ہے، اور اس کے متعلق قرآن میں جو کچھ نازل ہو چکا ہے وہ بھی تمہارے علم میں ہے۔ میں تو اپنے بارے میں یہی سمجھتا ہوں کہ میرے سارے اعمال رائیگاں ہو گئے اور میں اہل جہنم میں سے ہوں"۔

انصاری صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آ کر جو کچھ دیکھا اور سنا تھا، سب آپؐ کے گوش گزار کر دیا تو آپؐ نے ان سے فرمایا" جا کر ان سے کہہ دو کہ تم اہل جہنم میں سے نہیں، بلکہ اہل جنت میں سے ہو" (2) یہ ان کے لیے ایک غیر معمولی بشارت تھی، جس کی امید وہ زندگی بھر کرتے رہے۔

جناب ثابت بن قیسؓ غزوہ بدر کے سوا تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے اور اس شہادت کی طلب میں۔ جس کی بشارت نبی کریمؐ نے ان کو دی تھی۔ جنگ کے خطرناک ترین معرکوں میں گھستے رہے، مگر ہر بار وہ ان کے بالکل قریب سے ہو کر گزر جاتی اور وہ اسے حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے۔ لیکن یہ خواہش حقیقت بنی جب ابوبکر صدیق کے عہد خلافت میں میں کذاب کے خلاف جہاد ہوا۔ شروع کے زیادہ حصوں میں جنگ میں کامیابی کا غلبہ مسلیمہ کی طرف تھا یہاں تک کہ سپہ سالار جناب خالد بن ولیدؓ کے خیمے تک دشمن پہنچ گئے۔ اس دن مسلمان ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے رہے، شہروں کے رہنے والے، بادیہ نشینوں پر بزدلی کا الزام لگا رہے تھے اور صحرا نشین، شہریوں کو طعنہ دے رہے تھے کہ یہ ٹھیک سے نہیں لڑ رہے، اور انہیں کیا معلوم کہ جنگ کیسے لڑی جاتی ہے؟ اس وقت جناب ثابتؓ نے کفن سر سے باندھا اور مسلمانوں کے سامنے کھڑے ہو کر ان کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا" مسلمانو! ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اس طرح نہیں لڑا کرتے تھے۔ کتنی بری ہے یہ حرکت کہ تم نے دشمن کو اپنے اوپر جرات کا موقع فراہم کیا اور کیسی ناپسندیدہ ہے یہ بات کہ تم نے ان کے سامنے کم ہمتی اور پست حوصلگی کا ثبوت دیا"۔ پھر اپنی نگاہوں کو آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے کہا:۔

اے اللہ! ۹اور اس کے متبعین نے جس شرک کا ارتکاب کیا ہے اور مسلمانوں نے جس کمزوری کا اظہار کیا ہے، میں اس سے تیری جناب میں اپنی برات اور لاتعلقی کا اظہار کرتا ہوں"۔ پھر جناب براء بن مالک انصاری، جناب عمر کے بھائی جناب زید بن خطاب اور جناب سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ جیسے مبارک و فرخندہ فال صحابہ کرام کے شانہ بشانہ ایک بپھرے ہوئے شیر کی طرح دشمن کی صفوں پر ٹوٹ پڑے اور شجاعت و مردانگی کی ایسی مثال قائم کر دی جس نے مسلمانوں کے دلوں کو غیرت و حمیت اور دشمن کے سینوں کو خوف و رعب سے بھر دیا۔ وہ برابر لڑتے اور ہر ہتھیار سے مقابلہ کرتے رہے

یہاں تک کہ زخموں سے چور ہو کر میدان جنگ میں گر پڑے اور اس شہادت سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں جس کی بشارت ان کے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور اس فتح سے ان کا دل خوش گیا جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے ذریعے عطا فرمائی۔

جناب ثابت بن قیسؓ کے جسم پر ایک قیمتی زرہ تھی، ایک مسلمان ادھر سے گزرا تو ان کے جسم سے اتار کر اپنے پاس رکھ لی۔ شہادت کی اگلی رات کو ایک مسلمان نے ان کو خواب میں دیکھا، انہوں نے کہا" میں ثابت بن قیس ہوں، تم مجھے پہچانتے ہو؟" اس نے کہا "ہاں"۔ تو انہوں نے کہا۔

"میں تم کو ایک وصیت کر رہا ہوں۔ خبردار! اس کو ایک خواب کی بات کہہ کر ٹال نہ دینا۔ کل جب میں قتل کر دیا گیا تو اس اس حلیے کے ایک مسلمان کا گزر میری طرف سے ہوا۔ اس نے میری زرہ اتار لی اور اسے اپنے خیمے میں جو کیمپ کی فلاں سمت میں واقع ہے، لے گیا اور اس کو ایک ہانڈی کے نیچے رکھ کر اس کے اوپر کجاوہ رکھ دیا۔ تم خالد بن ولیدؓ کے پاس جا کر ان سے کہنا کہ وہ زرہ لینے کے لیے کسی آدمی کو اس کے پاس بھیج دیں۔۔ وہ زرہ ابھی تک اسی جگہ پر ہے اور میں تم کو ایک دوسری وصیت بھی کر رہا ہوں۔ خبردار! اس کو ایک سونے والے کا خواب سمجھ کر نظر انداز نہ کرنا۔ خالد سے کہنا کہ

بقیہ صفحہ نمبر 24 پر۔۔۔۔۔۔

بحر الغرائب

تجلیات ربانی فی خواص اسماء رحمانی

قسط 12

زیرِ نظر مضمون عربی کتاب ''بحر الغرائب'' کے ترجمے پر مشتمل ہے۔ مجھے یقین ہے کہ قارئین ہماری اس محنت سے جو ہم عربی کتب کو اردو میں شائع کرنے کے لیے کر رہے ہیں مستفید ہوں گے اور ہمارے کام کو سراہیں گے۔ ایڈیٹر راہنمائے عملیات

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ یہ آیت مختلف الفاظ کے ساتھ کئی مقامات پر مذکور ہے۔ ان میں سے ہر جملے کے خواص مختلف ہیں۔ تاہم ایک خاصیت مشترک ہے اگر کوئی شخص تنگدستی، پریشانی، غربت و افلاس اور قرض کا شکار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے نقش کو اپنے پیشِ نظر رکھے، انشاء اللہ روز بروز اس کے تمام بگڑے ہوئے کام سنورتے چلے جائیں گے اور وہ ترقی کرتا چلا جائے گا۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص تنہائی میں بے شمار دفعہ اس آیت کا ورد کرے اور کسی ضروری کام یا طہارت وغیرہ کے حصول کے علاوہ اس گوشہ تنائی سے نہ نکلے تو جلد ہی اس کا مقصد حاصل ہو جائے گا اور فرشتہ اس کے موکل کو ضبط کرے گا۔

۷۸٦

العلیم	السمیع	اللہ وھو	فسیکفیکم
فسیکفیکم	اللہ وھو	السمیع	العلیم
السمیع	العلیم	فسیکفیکم	اللہ وھو
اللہ وھو	فسیکفیکم	العلیم	السمیع

۷۸٦

۱۹۲	۱۹۵	۱۹۸	۱۸۵
۱۹۷	۱۸٦	۱۹۱	۱۹٦
۱۸۷	۲۰۰	۱۹۳	۱۹۰
۱۹۴	۱۸۹	۱۸۸	۱۹۹

۷۸٦

ع	ی	م	س
م	س	ع	ی
س	م	ی	م
ی	ع	س	م

۷۸٦

۴۴	۴۷	۵۲	۳۷
۵۱	۳۸	۴۳	۴۸
۳۹	۵۴	۴۵	۴۲
۴۶	۴۱	۴۰	۵۳

اگر کوئی شخص اس آیہ کریم کو مشک اور زعفران کے ساتھ لکھے اور پھر اسے پھولوں کے عرق کے ساتھ دھو لے۔ اگر بد اسیر کا مریض اس عرق کو پی لے تو اسے اپنے مرض سے نجات حاصل ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر اس آیت کو گھر کی چھت پر تحریر لیا جائے تو وہ گھر بربادی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اگر اس کا نقش تاج پر رکھ لیا جائے تو اس تاج کا مالک اپنی قوم کا سردار بن جاتا ہے۔ اگر اس

کا نقش سعد ساعات میں مربع کی شکل میں تحریر کر کے اپنے پاس رکھا جائے تو اس کا حامل بہت جلد بلند مرتبے پر فائز ہو اور چھوٹا بڑا ہر شخص اس کا محتاج ہو اور وہ شخص بلا مقابلہ لوگوں کی پسندیدہ شخصیت بن جائے۔ اس پر فتوحات کے دروازے کھل جائیں، اس کی کہی ہوئی بات قبول کی جائے، اور اگر اس آیت کو 8 جمعوں تک 4068 مرتبہ فی جمعہ کے حساب سے پڑھا جائے تو ہر طرح کی مراد پوری ہو۔

اگر کوئی شخص ان 8 جمعوں تک لوگوں سے الگ تھلگ رہے اور ہفتے کے باقی دنوں میں روزانہ 1009 مرتبہ اس کا ورد جاری رکھے تو آٹھواں جمعہ آنے تک حاکمان وقت اور اس عہد کے بڑے بڑے لوگ اس کی زیارت کے لیے آنا شروع ہو جائیں اور وہ مشہور شخصیات میں سے ایک ہو جائے۔ علماء نے اس آیت کے بہت سے خواص ذکر کئے ہیں۔ وہ آیت کریمہ درج ذیل ہے۔

"بسم الله الرحمن الرحمين واذیرفع ابراهیم القواعد من البیت و اسماعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم"۔

(اور جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے اے ہمارے پروردگار ہماری یہ خدمت قبول فرما لے بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے)۔

اگر یہ مربع سفید کاغذ کے ٹکڑے پر تحریر کیا جائے اور پھر اسے سفید مرغ کی گردن کے ساتھ چپکا دیا جائے اور پھر جمعرات کے دن فجر کی نماز کے بعد 500 مرتبہ اس اسم کا ورد کیا جائے تو اس شخص کی ہر حاجت پوری ہو جائے گی۔

اگر کھڑا ہو کر اس اسم کا ورد کرے تو بہت جلد مستجاب الدعوات بن جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص روزانہ 400 مرتبہ اس اسم کا ورد کرے اور دو مرتبہ یا سمیع یا بصیر پڑھے تو اس کی برکت سے کبھی کسی کا محتاج نہ ہو گا اور نہ ہی کسی کے سامنے شرمندگی اٹھانا پڑے کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے پریشانی اور اضطراب سے محفوظ رکھے گا اس کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا کرے گا اور اسے باطنی صفائی حاصل ہو گی۔ اس آیت کریمہ کا نقش درج ذیل ہے۔

۷۸۶

واذایرفع ابراهیم القواعد	من البیت و اسماعیل ربنا	تقبل منا انک انت	السمیع العلیم
تقبل منا انک انت	السمیع العلیم	واذایرفع ابراهیم القواعد	من البیت و اسماعیل ربنا
السمیع العلیم	تقبل منا انک انت	من البیت و اسماعیل ربنا	واذایرفع ابراهیم القواعد
من البهت و اسماعیل ربنا	واذایرفع ابراهیم القواعد	السمیع العلیم	تقبل منا انک انت

البصیر

یعنی وہ ذات جو تمام ظاہری و باطنی امور کی نگران ہو

اہل تحقیق فرماتے ہیں کہ جو شخص اس اسم کا عامل بننا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ وہ لوگوں کے عیوب سے صرف نظر کرے اور اپنے عیوب پیش نظر رکھے، نیز اپنی آنکھوں کو شریعت کے مخالف کاموں کے ارتکاب سے محفوظ رکھے تاکہ اللہ تعالیٰ اسے ظاہری و باطنی بصیرت عطا کرے۔ یہ وہ اسم ہے جس کے ذریعے انبیاء و اولیاء سے خرق عادت کا صدور ہوتا رہا اور اسی کی برکت سے انہیں (روحانی و جسمانی) عروج نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوا۔ جو شخص جمعہ کے دن فرض اور نوافل کے درمیان 101 مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا اسے یقین کی دولت حاصل ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کی اس پر خاص عنایات ہوں گی۔ اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کے اسماء کے اسرار منکشف ہوں گے۔

اہل حقیقت فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ بارگاہ خداوندی میں دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے اور دعا کے آغاز یا آخر میں یا سمیع یا بصیر کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے گا۔ دعا میں گریہ وزاری شرط ہے۔

اس اسم کے ذریعے ان لوگوں کو بطور خاص دعا کرنا چاہیے جن کے اعمال کمزور ہوں، جو پریشان حال ہوں اور تنگی و ترشی کا شکار ہوں۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جو شخص 40 دن تک روزانہ خمس اعداد تکسیر کے مطابق اس اسم کا ورد کرے گا۔

عدد تکسیر 1670 ہے جبکہ اعداد تکسیر 1325 ہیں اور صدر و موخر کے ہمراہ 16650 ہیں۔

جاری ہے.....

حافظ محمد فرخ جاوید

کواکبی نظرات اور خاص عملیات

ماہ رواں میں بننے والی کواکبی نظرات کے خاص اعمال روحانی

قارئین راہنمائے عملیات' خالد روحانی جنتری اور خالد ہندی جنتری کو سلام۔

دولت کے مستقل حصول کے لیے

شمس قران زحل

	ابتداءِ نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	16-09-2009	17-09-2009	19-09-2009
وقت	19:11	23:23	03:33

دولت کس کو پیاری نہیں ہے۔ ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ اُس کو زیادہ سے زیادہ دولت حاصل ہو جائے۔ لیکن یہاں ہم بات اُس سے اگلے حصے کی کریں گے۔ اور وہ اگلا حصہ ہے مستقل دوست کا حصول۔ یہ نظر ہمیں اس بات کا موقع دیتی ہے کہ ہم اپنے لیے ایسا انتظام کر لیں کہ ہمیں ایسا کوئی مستقل راستہ مل جائے۔

ہر وہ قاری جو اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ اُس کا ذریعہ آمدنی کسی بھی وقت ختم ہو سکتا ہے تو اُن لوگوں کے لیے اس وقت کا استعمال کرنا نہایت مفید رہے گا۔ اِس کے لیے ایک عمل دیا جا رہا ہے۔ آپ اِس عمل کو کریں اور پھر دیکھیں کہ کس طرح خوف کے بادل جو آپ کے ذہن میں منڈلا رہے تھے وہ ختم ہو جائیں گے۔

عمل کو کرنے کے لیے سعد اعمال والے لوازم استعمال کریں۔ اس کے لیے آپ ادارہ ہٰذا کی کتب سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ عمل میں آپ دو طرح کے نقوش تیار کریں گے۔ ایک عددی اور دوسرا تکسیری نقش ہو گا۔ اِن دونوں کو آپ نے آگے پیچھے بنانا ہے۔ جب آپ یہ بنا لیں تو صدقہ کے طور پر پانچ کلو گندم دے دیں۔ عمل تیار کرنے کے بعد اِس کو اپنی دوکان / دفتر میں لگا دیں یا گھر کے اُس حصے میں رکھیں جہاں آپ اپنا روپیہ پیسہ رکھتے ہیں۔ اس کے بعد کالے رنگ کا مرغا لے کر شام کے وقت اُس کو ذبح کر کے غریبوں میں بطور صدقہ دے دیں۔ اللہ نے چاہا تو آپ جلد ہی اپنے اس عمل کے اثرات کو ہوتا دیکھیں گے۔

عددی نقش

چال

۹	۲۱	۱۳	۵	۱۷
۳	۲۰	۷	۲۴	۱۱
۲۰	۱۴	۱	۱۸	۱۰
۱۶	۸	۱۹	۱۲	۴
۱۵	۲	۲۵	۶	۲۳

نقش

جبرائیل

یا اللہ یا اللہ

۱۷۶	۱۸۸	۱۸۰	۱۷۲	۱۸۴
۱۷۰	۱۸۷	۱۷۴	۱۹۱	۱۷۸
۱۸۹	۱۸۱	۱۶۸	۱۸۵	۱۷۷
۱۸۳	۱۷۵	۱۹۲	۱۷۹	۱۷۱
۱۸۲	۱۶۹	۱۸۶	۱۷۳	۱۹۰

عزرائیل اسرافیل

میکائیل

یا اللہ یا اللہ

تکسیری نقش

ا ل ہ ر ز ق ب س ط ج م ع ی
ی ا ع ل م ہ ج ر ط ز س ق ب
ب ی ق ا ب ع ز ل ط م ر ہ ج
ج ب ہ ی ر ق م ا ط س ل ع ز
ز ج ع ب ل ہ س ی ط ر ا ق م
م ز ق ج ا ع ر ب ط ل ی ہ س
س م ہ ز ی ق ل ج ط ا ب ع ر
ر س ع م ب ہ ا ز ط ی ج ل
ل ر ق س ج ع ی م ط ب ز ہ ا

برائے نجات سحر بندی

عطارد قران شمس

	ابتداءنظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	20-09-2009	20-09-2009	21-09-2009
وقت	03:20	15:05	02:52

آج کل ہر طرف سحر اور بندش کا ہی دور نظر آتا ہے۔ ہر کوئی ایک دوسرے کو کاٹنے کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ دوست دوست کے خلاف ہے۔ بھائی بھائی کے خلاف ہے۔ اِس نفسا نفسی کے عالم میں کون کس کے خلاف ہے، اس کا اندازہ لگانا مشکل سا ہو گیا ہے۔ جس کو دیکھو وہ کسی نہ کسی پریشانی میں مبتلا ہے اور اِن میں سے زیادہ تر ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سحر اور سفلی عملیات ہیں۔ لوگ اپنے فائدے کے لیے یہ بات بھول جاتے ہیں کہ کسی کو تنگ کرنا اور اُس کی زندگی کو عذاب میں مبتلا کرنا گناہ ہے۔۔ ہر ایک اس دوڑ میں لگا ہوا ہے کہ کسی نہ کسی طرح سے وہ دوسروں سے آگے نکل جائے چاہے اِس کے لیے کسی کا گلا کیوں نہ کاٹنا پڑے۔

اس سے بچاؤ کے لیے ایک عمل دیا جا رہا ہے۔ آپ اس کو استعمال میں لے کر آئیں۔ اللہ نے چاہا تو جلد ہی آپ بد اثرات کو ختم ہوتا دیکھیں گے۔ جتنا پرانی بندش ہوگی وہ اُتنا ہی ٹائم لے گی۔ نیچے چاروں چالوں کے ساتھ مثلث کے نقوش دئے جا رہے ہیں آپ ان کو استعمال میں لے کر آئیں۔ اللہ اپنا کرم کرے گا۔ آتشی کو جلا دیں، بادی کو کسی درخت سے باندھ دیں، آبی کو بہا دیں اور خاکی کو کسی باغ میں دفنا دیں۔

آتشی چال

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

نقش

یا اللہ ۷۸۶ یا اللہ

۸۲۴	۸۱۷	۸۲۲
۸۱۹	۸۲۱	۸۲۳
۸۲۰	۸۲۵	۸۱۸

یا اللہ یا اللہ

خاکی چال

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

نقش

یا اللہ ۷۸۶ یا اللہ

۸۲۰	۸۲۵	۸۱۸
۸۱۹	۸۲۱	۸۲۳
۸۲۴	۸۱۷	۸۲۲

یا اللہ یا اللہ

بادی چال

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

۱۵۱۱۲

نقش

یا اللہ ۷۸۶ یا اللہ

۸۱۸	۸۲۳	۸۲۲
۸۲۵	۸۲۱	۸۱۷
۸۲۰	۸۱۹	۸۲۴

یا اللہ یا اللہ

آبی چال

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

نقش

یا اللہ ۷۸۶ یا اللہ

۸۲۲	۸۲۳	۸۱۸
۸۱۷	۸۲۱	۸۲۵
۸۲۴	۸۱۹	۸۲۰

یا اللہ یا اللہ

تکمیل خواہشات کے واسطے

عطارد قران زحل

	ابتداءِ نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	21-09-2009	22-09-2009	23-09-2009
وقت	16:54	14:08	12:37

دنیا میں کون سا ایسا انسان ہمیں ملتا ہے کہ جو کوئی نہ کوئی خواہش نہ رکھتا ہو۔ اِس کے جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جن لوگوں نے اللہ سے لو لگائی وہ اس سے باہر ہیں مگر میرا یہ ماننا ہے کہ اُن کی بھی ایک خواہش ہے اور وہ بارگاہ ایزدی میں مقام حاصل کرنا۔ پس ثابت ہوا کہ انسان کا خمیر اُس نے اندر خواہش کا ایک جز رکھتا ہے۔ اب کسی کی خواہشات تو [illegible] پوری ہو جاتی ہیں اور کسی کی مشکلوں کے ساتھ۔ جس کی آسانی کے ساتھ پوری ہو جاتی ہیں وہ کہتا ہے کہ یہ میری محنت ہے اور جس کی پوری نہیں ہوتیں وہ کہتا ہے کہ میرے نصیب ہی پھوٹے ہوئے ہیں خیر ایسا تو قیامت تک چلتا رہے گا۔

نیچے ایک عمل دیا جا رہا ہے آپ اس کو استعمال میں لے کر آئیں۔ اللہ نے چاہا تو آپ کو جلد ہی اپنے مقاصد میں کامیابی کا حصول ہوگا۔ لیکن اس قران میں زحل ہے لہذا دیر ہو جائے گی مگر جو بھی کام ہوگا وہ پورے طریقے سے ہوگا۔ بادی چال والے نقش کو آپ کسی پھلدار درخت کی شاخ سے باندھ دیں اور آبی کو چلتے پانی میں بہا دیں۔

بادی چال

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۳	۱۵	۱۰	۵

نقش

۷۸۶

یا اللہ — یا اللہ

۲۶۳	۲۵۰	۲۵۷	۲۶۰
۲۵۶	۲۶۱	۲۶۲	۲۵۱
۲۵۸	۲۵۵	۲۵۲	۲۶۵
۲۵۳	۲۶۴	۲۵۹	۲۵۴

آبی چال

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

نقش

۷۸۶

یا اللہ — یا اللہ

۲۶۰	۲۵۷	۲۵۰	۲۶۳
۲۵۱	۲۶۲	۲۶۱	۲۵۶
۲۶۵	۲۵۲	۲۵۵	۲۵۸
۲۵۴	۲۵۹	۲۶۴	۲۵۳

حصول صحت کے لیے

عطارد تسدیس مریخ

	ابتداءِ نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	29-09-2009	01-10-2009	
وقت	06:08	11:00	

ایک کہاوت ہے کہ صحت بڑی نعمت ہے۔ کیونکہ ایک تندرست دماغ اور جسم ہی انسان کو اُن مشکل حالات کا مقابلہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں کہ جن میں انسان کو مبتلا کیا گیا ہے۔ اگر اِن دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں ہی خراب پڑ جائیں تو انسان زندگی کے سفر میں آگے بڑھنے کے بجائے رُک سا جاتا ہے۔ لہذا صحت میں کسی قسم کی خرابی کو معمولی نہ سمجھیں۔

نیچے دو نقوش دیے جا رہے ہیں آپ نے اِن کو تیار کرنا ہے۔ تیار کرنے سے پہلے اور بعد میں صدقہ ضرور دیں تا کہ کسی قسم کی رجعت سے محفوظ رہ سکیں۔ سرخی مائل رنگت کا ایک مرغ بطور صدقہ غریبوں میں بانٹ دیں۔ بادی چال والے کو کسی پھلدار درخت کی شاخ سے ایسے باندھ دیں کہ ہوا سے وہ کھل نہ جائے۔ آبی کو پانی میں بہا دیں۔ اللہ نے چاہا تو آپ کو آرام آ جائے گا۔ اللہ ہم سب پر اپنا کرم کرے۔

بادی چال

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

نقش

۷۸۶

یا اللہ — یا اللہ

۲۷۰۷۶	۲۷۰۷۷	۲۷۰۷۲
۲۷۰۷۱	۲۷۰۷۵	۲۷۰۷۹
۲۷۰۷۸	۲۷۰۷۳	۲۷۰۷۴

آبی چال

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

نقش

۷۸۶

یا اللہ — یا اللہ

۲۷۰۷۲	۲۷۰۷۷	۲۷۰۷۶
۲۷۰۷۹	۲۷۰۷۵	۲۷۰۷۱
۲۷۰۷۴	۲۷۰۷۳	۲۷۰۷۸

خواب اور ان کی تعبیر

ابتدائی بات

نوم کیا ہے؟ قرآنِ کریم نے رات کی نوم کو وفات کی ایک خاص نوع شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''وھو الذی یتوفاکم باللیل'' (الانعام: ٦٠) یعنی ''وہ ذات تمہیں رات کے وقت وفات دیتی ہے''۔

نوم کیسے پیدا ہوتی ہے؟ مفکرین اسلام نے نوم کے متعلق اپنی تحقیقات سے ثابت کیا ہے کہ نوم ظاہری احساسات کے غائب ہونے کا نام ہے، علماء فرماتے ہیں کہ خارجی موثرات کا انقطاع اور ظاہری حواس کے ساتھ ان کا عدمِ اتصال انسان کو نوم تک پہنچاتا ہے، مثلاً کمرہ میں روشنی کا کم ہونا، آنکھوں کا بند کرنا، جگہ کا پُرسکون ہونا، عضلات کا ڈھیلا پن، بستر اور جسم دونوں کا درجہ حرارت یک جنس ہونا وغیرہ، یہ تمام امور باطنی سکون کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اعضاء کی فعالیت وقتی طور پر رک جاتی ہے، جس سے لامحالہ نوم پیدا ہو جاتی ہے، روٴیا کا لفظ نوم میں جو کچھ دیکھا جائے اس کے ساتھ خاص ہے اور روٴیت کا لفظ بیداری میں ہونے والے حالات کے ساتھ مختص ہے لہٰذا روٴیا کا تعلق خیال سے ہے اور روٴیت کا آنکھ سے ہے، اور روٴیا ذہنی نشاط ہے اور روٴیت فزیالوجی حادثہ اور واقع ہے۔

کیا آپ بھی خواب دیکھتے ہیں؟ سوتے میں یا جاگتے میں!

خوابوں کی اقسام

اسلام نے خوابوں کی سات اقسام پیش کی ہیں وہ یہ ہیں:-

اضغاثِ احلام

ضغث کا معنی ہے غلط ملط کرنا، التباس وتشویش ڈالنا اضغاثِ احلام وہ غیر منطقی خواب ہیں جنہیں عقل قبول نہ کرے اور وہ کہانی جس کا وقوع زندگی میں ممکن نہیں اور جو کوئی علمی بنیاد نہ رکھتا ہو، مثلاً خواب میں دیکھے کہ نبی ایسے افعال انجام دیتا ہے جو اس کی نبوت کی شان کے خلاف ہیں، یا دیکھے کہ درخت آسمان پر اُگا ہوا ہے یا ستاروں کو زمین میں طلوع ہوتے دیکھے یا مثلاً دیکھے کہ ہاتھی چیونٹی کی شکل میں تبدیل ہو گیا ہے وغیرہ، یعقوب کندی نے اس طرح کے خوابوں کی تعبیر کی اساس رکھنے کا ارادہ کیا ہے، اس کی صورت حساس نفس کو نفسِ ناطقہ کے ساتھ وابستہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ جو قوت خیالیہ سے مدد لیتی ہے، لیکن مسلمان معبرین اس طرح کے خوابوں کو شیطانی عمل واثر قرار دیتے ہیں، اور جدید نفسیات والوں کی تعبیر اس جیسے خوابوں کے بارے میں کوئی حیثیت ودرجہ نہیں رکھتی، کیونکہ جدید نفسیات ان خوابوں کو محض فزیالوجی حرکات قرار دیتی ہے۔

وساوسِ نفس

وساوسِ نفس کے خواب تحلیلِ نفسی میں کوئی اہمیت اور تفسیر کے حامل نہیں ہوتے، یہ نفسیاتی ترغیبات ہیں جو عالم حقیقت میں کسی سبب سے متحقق نہیں ہوتے، اس لیے انسان خواب میں ان کو ثابت کرتا ہے، مثلاً بھوکا خواب میں دیکھتا ہے کہ وہ مرغوب کھانا کھاتا ہے، پیاسا دیکھے کہ وہ شیریں پانی پیتا ہے، اور وہ عاشق جسے فراق نے مار دیا ہو اور لاغر کر دیا ہو وہ خواب میں اپنے آپ کو محبوب کے ہمراہ دیکھے، اس قسم کے خوابوں کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی، اور ان خوابوں کی قدر وقیمت یہ ہے کہ ممکن ہے کہ صاحب خواب کو یہ خواب ذہنی سکون بہم پہنچائے کہ وہ جن مرغوب چیزوں کے حصول سے محروم رہا ہو وہ اسے حاصل ہو جائیں۔

حسّی خواب

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ لحاف سونے والے کے منہ پر ہوتا ہے، صرف یہ احساس سونے والے کو نیند سے بیدار کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ اس موقع پر خیال اس احساس کو ضخیم کرتا ہے، جیسے سونے والا خواب میں گویا اس طرح دیکھے کہ دشمن جیسے اس کا گلا گھونٹ رہا ہو یا اولے اس کمرہ کے شیشہ کو کھٹکھٹا رہے ہوں جس میں وہ سو رہا ہے، وہ خوابیدہ شخص خود کو جنگی معرکہ میں

دیکھتا ہے جس میں فائرنگ ہو رہی ہو یا سورج اس کے ماتھے پر بلند ہو رہا ہو، سونے والا اس سورج کی گرمی کو محسوس کرتا ہے اور خواب میں آگ بھڑکتے دیکھتا ہے اور خود وہ اس آگ کے قریب ہے، اس طرح کے خوابوں کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی، مگر یہ کہ ایسے خواب لاشعوری وسیلہ ہوتے ہیں، سونے والا چونکہ نیند میں مستغرق اور مسلسل ہوتا ہے اس لیے باطنی عقل ایسے خواب سونے والے کے ذہن میں بناتی ہے۔

رمزی خواب

یہ خواب ذہن کی گہرائی میں مکبوت رغبت کی تحقیق کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ انسان خواب میں رمزی صورت میں اس چیز کی تحقیق کر لیتا ہے جس کی تحقیق سے وہ بیداری میں عاجز ہوتا ہے، مثلاً والد اپنے بیٹے کو مارے اب اس کا طبعی ردِعمل یہ ہے کہ بیٹا غضبناک ہو اور اپنے باپ کو غیر مہذب طریقہ سے جواب دے مگر معاشرتی آداب اس بیٹے پر لازم کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ کو خوشی کے ساتھ قبول کرے اور اپنے باپ کا احترام کرے۔ اب اس لڑکے کا ذہن مضطرب و بے چین ہوگا کہ باپ کی ناگواری دور کرے اور اس سے انتقام کی رغبت کرے گا۔ ایک رات بیٹا خواب میں دیکھتا ہے کہ اس نے شیر یا اژدھا یا کوئی ظالم بادشاہ قتل کر دیا ہے۔ اب اس خواب کی تحلیل یہ ہے کہ شیر یا اژدھے یا بادشاہ کی یہ تمام صورتیں رمزی صورتیں ہیں جو باپ کے تسلط وغلبہ کی تمثیل کرتی ہیں، اور اس بیٹے کے انتقام کا لاشعوری محرک خواب کے ذریعہ سامنے آیا، اور شیر یا اژدھے یا بادشاہ کے قتل کا تخیل اس محرک کی تکمیل کے لاشعوری وسیلہ ہے، معلوم ہوتا ہے کہ وہ لغت جس سے لاشعوری محرکات کی ذات کی تعبیر بیان کی جاتی ہے وہ لفظی یا کلامی لغت نہیں ہے بلکہ وہ رمزی لغت ہے۔

جو مثالیں قرآن کریم نے ذکر کی ہیں، ان میں سے ایک خواب وہ ہے جو سیدنا یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج و چاند ان کے سامنے سجدہ ریز ہیں، یہ قرآن حکیم میں ہے "اذقال یوسف لابیہ یا ابت انی رایت احد عشر کوکبا و الشمس والقمور رایتھم لی ساجدین" (سورہ یوسف-۴) اس خواب میں سورج اور چاند ان کے ماں باپ کی تمثیل ہے اور گیارہ ستارے ان کے بھائیوں کی تمثیل ہے جو کہ تعداد میں گیارہ تھے اور سجدہ کرنا اس بات کا رمز (اشارہ) ہے کہ عنقریب ان کی شان ہوگی۔

مومن کا خواب

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا خواب حق ہے اور وہ نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے (رواہ الاربعہ)، ایسے خوابوں میں اہم حقائق کا انکشاف ہوتا ہے، مثلاً شاعر شرف الدین البوصیریؒ (۱۲۱۳ء تا ۱۲۵۹ء) کا کوئی عضو شل ہو گیا تھا جس کے سبب وہ بستر پر پڑ گئے اور وہ رسول اللہ ﷺ کی شانِ مدح میں قصیدہ خوانی کرنے لگے، جس کا پہلا شعر یہ ہے:-

امن تذکر جیران بذی سَلَم -- مزجت دمعًا جریٰ من مقلۃ بدم

ایک روز وہ اپنی نظم میں ایک شعر تک پہنچے، شعر کا پہلا حصہ پڑھا جو یہ ہے 'ومبلغ العلم فیہ انہ بشر' اس شعر کا دوسرا حصہ مکمل نہ کر سکے بہت زیادہ کوشش کی لیکن اس شعر کی تکمیل نہ کر سکے، ایک رات بستر پر سو رہے تھے کہ خواب دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کو زیارت ہوئی اور ان کا حال وغیرہ پوچھا، بوصیریؒ نے آپ سے شعر مکمل نہ کر سکنے کی شکایت کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اس طرح اس کو مکمل کر لو: 'وانہ

خیر خلق الله کلھم'۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چادر پہنائی اور اپنا دست مبارک شل زدہ جگہ پر پھیرا، بوصیری سحر اور مسرور حالات میں اپنی نیند سے اس حال میں بیدار ہوئے کہ بیماری سے مکمل شفایاب ہو چکے تھے، اور انہوں نے اس قصیدہ کا نام ہی ''بردہ'' (چادر) رکھا، اس قسم کے خوابوں کے ابن سینا، ابن رشد اور ابن خلدون بھی معترف ہیں، لیکن علماءِ متکلمین ایسے خوابوں کو خیال باطل قرار دیتے ہیں۔

رؤیائے صادقہ

قرآن کریم نے کچھ سچی خوابیں ایسی ذکر کی ہیں جو فی الواقع ثابت ہوئیں، چار خوابیں یوسف علیہ السلام کیں، پانچ ابراہیم علیہ السلام کیں اور دو خوابیں رسول کریم ﷺ کیں، فارابی پہلا شخص تھا جس نے اسلام میں فلسفی خوابوں کا نظریہ وضع کیا، اس نے رؤیائے صادقہ کی علت بیان کی ہے تاکہ اس کے ذریعہ نبوت کا اثبات ہو، اور فارابی کہتا ہے کہ نبی اور حکیم مدینہ فاضلہ کی ریاست کی اصلاح کرتے ہیں، رواقی کہتے ہیں نیند نفس کی بیداری ہے جب جسم سو جاتا ہے تو نفس بیدار ہو جاتا ہے اور اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جہاں وہ بیداری کی حالت میں عاجز ہوتا ہے، اسی لیے مجہول دستور چیز کا ادراک نفوسِ الٰہیہ سے ہوتا ہے، جو صوفیاء کے نزدیک ملائکہ کے مشابہ ہوتا ہے اور فلاسفہ کے نزدیک عقل فعال کے مشابہ یا اشراقیوں کے نزدیک نور الانوار کے مشابہ ہے یا اہل اللہ کی تعریف کے مطابق مقرر کردہ فرشتہ کے مشابہ۔

تنبؤی خواب

یہ ایسے خواب ہیں جس کی تفسیر و تعلیل سے ماہرین نفسیات عاجز ہیں، یہ خواب نادر اور کم ہی پیش آتے ہیں، اور پیش بھی کبھی کبھار آتے ہیں اور وہ بھی بعض لوگوں کو آتے ہیں۔ تنبؤی (پیشین گوئی) خوابوں کے بارے میں قرآن کریم نے یہ مثال ذکر کی ہے "وقال الملک انی اری سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف وسبع سنبلات خضر واخر یابسات، یاایھا الملا افتونی فی رؤیای ان کنتم للرئویا تعبرون (سورہ یوسف:۴۳) چنانچہ یوسف علیہ السلام نے اس خواب کی تعبیر بیان فرمائی جس کا ذکر قرآن کریم میں ان الفاظ کے ساتھ آیا ہے 'قال تزرعون سبع سنین دابًا فما حصدتم فذروہ فی سنبلہ الا قلیلا مماتاکلون، ثم یاتی من بعد ذلک سبع شداد یا کلن ماقدمتم لھن الا قلیلاً مماتحصنون ثم یاتی من بعد ذلک عام یغاث الناس و فیہ یعصرون" (سورہ یوسف ۴۷-۴۹)۔

خوابوں کی تفسیر و توضیح

اہل تعبیر نے جامد قسم کی تاویل و تعبیر کا سہارا نہیں لیا بلکہ انہوں نے خواب کی تعبیر کو مستقل فن اور علم قرار دیا ہے، جس میں فہم و فراست ذکاوت و ذہانت صاحب خواب کی شخصیت و احوال اور لوگوں کی عادات و رسومات، عرب کے آداب و میراث اور قرآن و حدیث وغیرہ کی معرفت لابدی اور ضروری ہوتی ہے، معبر ایک بات کو دوسری بات کے مقابلہ میں نہیں رکھتا جیسا کہ عام لوگ سمجھتے ہیں، بلکہ وہ کتاب تعبیر کو سامنے رکھنے کے علاوہ مکمل طور پر عمل صورت انجام دیتا ہے، صاحب خواب کے خواب کا مکمل سیاق و سباق سامنے رکھتا ہے پھر معبر بیان کرتا ہے، ان کا یہ طریقہ کار ہمیں بتاتا ہے کہ انہوں نے کیسے تعبیر کو ایک نفیس فن قرار دے کر اس کے اصول و مبادی متعین کئے، جن سے ظاہری معنی کے پیچھے مخفی باطنی معنی تک رسائی ممکن ہو جاتی ہے، ہم ذیل میں وہ اہم بنیادیں ذکر کرتے ہیں جن پر معبرین عرب خواب کی تعبیر کے وقت اعتماد کرتے ہیں:-

۱) صاحب خواب کی شخصیت کا جاننا

معبر کے لیے ضروری ہے کہ وہ جانے کہ خواب دیکھنے والا کون ہے؟ صاحب خواب وضع ہیئت، شخصیت، اس کی عمر، علاقہ، طبقہ اور پیشہ وغیرہ معلوم کرے۔ اگر دو مختلف اشخاص ایک خواب کو دیکھیں تو اس ایک خواب کی مراد ایک نہیں ہوگی، بلکہ مختلف ہوگی، مثلاً دو آدمی ہیں ان میں سے ہر ایک خواب میں مثلاً کتے کو دیکھتے ہیں اب اس خواب کی تفسیر کیا ہوگی؟ اس خواب کی دو مختلف تفسیریں ہوں گی کیونکہ اشخاص مختلف قسم کے ہیں، پہلا شخص مثلاً چرواہا ہے تو کتا اس کی نسبت سے اس کے کام کے بارے میں ایک اساسی اور ضروری عنصر ہے، اس کی نسبت سے کتا مانوس جانور ہے جو وفاداری کے وصف سے ممتاز ہے اور عظیم ذمہ داری انجام دیتا ہے یعنی لومڑیوں اور بھیڑوں جیسے دشمنوں سے حفاظت کرتا ہے، اور دوسرا شخص مثلاً شہر میں کوئی کام کرتا ہے اسے کتوں کی ضرورت نہیں پڑتی ہے، اب اس کے حساب سے کتا خوفناک جانور ہے، جس کا کام کاٹنا، بھونکنا اور دہشت پھیلانا ہی ہوتا ہے، تو پہلے شخص کی نسبت سے کتے کا خواب اچھی حالت اور دوسرے کے لحاظ سے بری حالت ہے۔

بقیہ صفحہ نمبر 23 پر........

کیا آپ ناکام ہیں؟

کامیاب اور آسودہ حال زندگی ہر فرد کی جبلی اور فطری خواہش ہے۔ ہر انسان کا فریضہ ہے کہ وہ دوسرے انسانوں کے درمیان خود کو ایک نمایاں اور باوقار مقام دلانے کے لیے جدوجہد کرے۔ معاشرہ اور تمدنی ادارے بھی ایسی کوشش کو فرد کا ایک بنیادی حق تسلیم کرتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر فرد زندگی میں اپنی صلاحیت اور فہم کے مطابق کچھ پانے اور کچھ بننے کی اتنی کاوش ضرور کرتا ہے کہ جتنی اس کے حالات اجازت دیتے ہیں۔ اس جدوجہد میں بہت اونچی سطح کی کامیابی اور شہرت تو بہت کم افراد کے حصے میں آتی ہے، تاہم اکثر لوگ خود کو زندگی میں دوسرے درجے کی کامیابی اور حیثیت پر مطمئن کر لیتے ہیں اور اول درجے کی کامرانی کی خواہش اور جستجو کا جذبہ اگلی نسلوں میں منتقل کر کے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

تاہم اگر آپ ایسے انسان ہیں جو بھرپور کوشش اور سعی کے باوجود زندگی میں دوسرے درجے کی کامیابی بھی حاصل نہیں کر سکے اور اب صورت احوال یہ ہے کہ زندگی میں آگے بڑھنے کے تمام راستے مسدود ہو چکے ہیں، عمر ڈھل چکی اور آپ کچھ بھی نہ بن پائے، پیاس بجھانا تو در کنار، آپ کے حصے میں میسر اتنا آب نہ آ سکا کہ حلق ہی تر کر لیتے، آپ کے خواب، خواب ہی رہے، آج پے در پے ناکامیوں اور مسلسل محرومیوں نے آپ سے زندگی کی امنگ اور حوصلہ ہی چھین لیا ہے۔ لوگوں اور خود اپنی نظروں میں آپ ایک ناکام انسان قرار پا چکے ہیں، تو ایسے حالات میں بھی آپ کو بہت زیادہ مایوس اور حد درجے افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں، کیوں کہ اس دنیا میں ہر منفی شے بھی ایک مثبت پہلو لیے ہوتی ہے۔ اندھیروں میں بھی روشنی کے سوتے چھپے ہوتے ہیں اور ایک ناکام اور محروم انسان کے پاس بھی اتنا کچھ ہو سکتا ہے کہ جس سے کام لے کر وہ اپنے اطمینان اور تسلی کا سامان کر سکتا ہے۔



ناکامی کا مثبت پہلو

بلاشبہ آپ ایک کامیاب اور پُرمسرت زندگی کی خواہش اور خواب سے دست بردار نہیں ہو سکتے اور اس کے لیے آپ کو اپنی بساط کے مطابق کوشش بھی کرنی چاہیے۔ اس کے باوجود ناکامی اور شکست آپ کا مقدر بنتی ہے تو آپ کا مایوس اور رنجیدہ ہو جانا فطری امر ہے، لیکن اگر آپ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ آپ کی ہر ناکامی بھی ایک کامیابی اور ہر محرومی ایک حاصل بھی لیے ہوئے ہے۔ اگر آپ دولت مند نہیں بن سکے، تو بھی آپ کو یہ اطمینان ہونا چاہیے کہ آپ نے زندگی میں کبھی غریبوں کا استحصال نہیں کیا، دولت کمانے کے لیے ناجائز ذرائع نہیں آزمائے۔ آج آپ کا دل اس غرور اور تکبر سے پاک ہے، جس میں مبتلا ہو کر سرمایہ دار لوگ فرعون بن جاتے ہیں۔ آپ کے پاس کچھ نہیں، اس لیے آپ بے خوفی کے ساتھ اطمینان کی نیند سو سکتے ہیں۔

آپ کوئی اعلیٰ نوکری حاصل نہیں کر سکے، مگر آپ نے سفارش اور رشوت جیسی سماجی قباحتوں کے فروغ میں کوئی حصہ بھی تو نہیں لیا۔ آپ اس ذہنی دباؤ اور ہر وقت کے اضطراب سے بھی آزاد ہیں، جس میں اعلیٰ عہدوں پر فائز افراد اپنی منصبی ذمے داریوں کی وجہ سے مبتلا رہتے ہیں۔ آپ کا روزگار چھوٹا اور کم تر درجے کا ہے، لیکن ایسا کام آپ کو گھنٹوں کی فراغت بھی دیتا ہے۔ آپ کے پاس کوئی بڑا کاروبار نہیں، مگر آپ ایسے کاروباری حریفوں اور حاسدوں کے شر سے بھی تو محفوظ ہیں جو ہر لمحے آپ کی تاک میں لگے رہتے ہیں۔

اب ایک اور پہلو لیجیے۔ شاید یہ خیال آپ کی انا کو بے چین اور پژمردہ کیے رکھتا ہو کہ آپ زندگی میں کبھی کسی حسین عورت کی محبت اور توجہ حاصل نہیں کر سکے، مگر اس محرومی کے ساتھ بھی آپ کے پاس یہ اطمینان موجود ہے کہ آپ نے محبت کے نام پر کسی سے دھوکا نہیں کیا۔ آپ کسی کی وفاؤں کے قابل نہ بن سکے، لیکن آج آپ کا دامن بے وفائی کے الزام سے بھی تو صاف ہے۔ سب حسرتوں کے باوجود آپ کو ضمیر کی یہ تسکین حاصل ہے کہ آپ کبھی کسی باعصمت عورت کی آبروریزی میں ملوث نہیں ہوئے۔ آپ کی شکل و صورت میں جنسِ مخالف کے لیے کوئی کشش نہ سہی، مگر آپ ایسے سانپ بھی تو نہیں جو اپنے خوب صورت نقش و نگار سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ کر ان کی عصمتوں کو ڈس لیا کرتے ہیں، اور شاید آپ کے حصے میں کوئی حسین و جمیل جیون ساتھی نہیں آیا، لیکن یہ فخر آپ کے لیے کیا کم ہے کہ پھر بھی آپ اخلاص اور وفاداری کے ساتھ ازدواجی رشتے کو نبھا رہے

ہیں۔

آپ نے کم عمری میں شہرت کے خواب دیکھے ہوں گے کہ ساری دنیا میں آپ کے نام کا ڈنکا بج رہا ہے، چاروں طرف سے لوگوں کا ہجوم آپ پر داد و تحسین کے پھول برسا رہا ہے، لیکن آج گم نامی کے بھیانک حقائق آپ کے خوابوں کا منہ چڑا رہے ہیں۔ تاہم خوش قسمتی کا یہ احساس فراموش نہ کیجیے کہ آپ شہرت کے عذابوں سے محفوظ ہیں۔ آپ اپنے وقت پر پورا اختیار رکھتے ہیں۔ آپ کی نجی زندگی میں کسی طرح کی مداخلت نہیں۔ آپ جہاں چاہیں، آزادی کے ساتھ جا سکتے ہیں۔ کوئی آپ کو دھمکی آمیز خطوط نہیں لکھتا۔ اخبارات میں آپ کے انٹرویوز نہیں چھپتے، لیکن آپ کے بارے میں شرم ناک افسانے (اسکینڈلز) بھی شائع نہیں ہوتے۔

سمجھنے کی بات یہ ہے کہ اس کائنات کا نظام حرکت اور حرارت پر مبنی ہے۔ یہاں جمود اور پس ماندگی نام کی کوئی شے نہیں۔ ناکامی، محرومی، گم نامی، سب کم فہمی پر مبنی اصطلاحیں ہیں۔ اس دنیا میں آپ کچھ نہیں کرتے، پھر بھی کچھ کر رہے ہوتے ہیں۔ آپ کچھ نہیں پاتے، پھر بھی کچھ نہ کچھ حاصل ہو رہا ہوتا ہے۔ جب آپ کو کوئی نہیں جانتا، تو آپ خود کو جان جاتے ہیں۔

کامیابی کے گر، ناکام لوگوں کے پاس

کسی مفکر کا قول ہے: "کامیابی کے راز عموماً وہ لوگ جانتے ہیں، جو زندگی میں ناکام رہتے ہیں"۔

کامیاب اور مشہور لوگوں کے انٹرویوز میں ان سے ایک سوال یہ بھی ہوتا ہے کہ ان کے خیال میں کامیابی حاصل کرنے کا نسخہ کیا ہے؟ یہ سوال اس تاثر کی بنا پر کیا جاتا ہے کہ کامیاب لوگ یقیناً کامیابی کے راز جانتے ہوں گے، مگر یہ بات ہر حال میں درست نہیں ہوتی۔ اکثر کامیاب افراد کامیابی کے بارے میں بڑی سطحی سی رائے ظاہر کرتے ہیں۔ ان کی کامیابی بہت سے خارجی اسباب کی مرہون منت ہوتی ہے، لیکن ان کا رجحان سارا سہرا اپنی ذاتی قابلیت کے سر باندھنے کی طرف ہوتا ہے۔ وہ اپنی کامیابی میں شامل دوسروں کے تعاون کو پس پشت ڈال کر اپنی محنت اور ہمت کے قصیدے پڑھتے ہیں۔ وہ حالات کے پیدا کردہ مواقع کو اپنی قوت ارادی اور تقدیر کی موافقت کو اپنی منصوبہ بندی کا نام دے ڈالتے ہیں۔ کامیابی کے حصول میں انہوں نے اپنی خاندانی حیثیت، تشخص، کشش، ا موروثی سرمائے سے جو فائدہ اٹھایا ہوتا ہے، اس کا وہ اکثر ذکر نہیں کرتے۔

درحقیقت کامیابی کے عمل کو زیادہ بہتر طور پر وہی لوگ جانتے ہیں، جو زندگی میں ناکامی کا سامنا کرتے ہیں۔ ناکامی اگرچہ انسان کو مایوسی اور شکست خوردگی کی کیفیت سے دوچار کرتی ہے، مگر ساتھ ہی انسان کی فکر میں گہرائی اور بصیرت بھی پیدا کرتی ہے۔ مایوس اور شکستہ ذہن بعض اوقات ان حقائق تک رسائی حاصل کر لیتا ہے، جن تک آسودہ حال لوگ نہیں پہنچ پاتے۔ جس طرح کڑوی جڑی بوٹیاں خون کو فاسد کثافتوں سے پاک کر دیتی ہیں، اسی طرح رنج و غم انسان کے دل و دماغ سے غلط صلاں اور خوش گمانیوں کے حجاب اٹھا کر انہیں شیشے کی طرح شفاف بنا دیتے ہیں۔ دنیا کا ہر عظیم فلسفی اور مفکر دراصل ایک دکھی اور نامراد انسان تھا۔

انسان بعض اوقات حالات کی گردش اور لوگوں کی مخاصمت کی وجہ سے ناکام ضرور ہو جاتا ہے، مگر یہ بخوبی سمجھتا ہے کہ کامیابی کے لیے صحیح اور موثر تدبیر کون سی ہے۔ ناکامی کے مسلسل تجربات اس کے لیے کامیابی کے اصل جوہر کو بے نقاب کر دیتے ہیں۔ ناکام انسان اگرچہ اپنی محنت کے ثمرات سے محروم رہتا ہے، مگر یہ جانتا ہے کہ کامیابی کا پھل پانے کے لیے تدبیر کا درخت کیسے اگایا جاتا ہے۔ ایک شخص نے وزن کم کرنے کے طریقوں پر ایک کتاب لکھی، جب کہ اس کا اپنا یہ حال تھا کہ غیر معمولی مٹاپے کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے بھی معذور تھا۔ لوگوں نے قدرتی طور پر اعتراض کیا کہ جب وہ خود اپنا وزن کم نہیں کر سکا تو دوسروں کو اس کے گر بتانے کیوں چلا ہے؟ اس نے جواب دیا "چوں کہ میں اپنا وزن کم نہیں کر سکا، اسی لیے جانتا ہوں کہ وزن کم کرنے کی موثر تدبیر کیا ہے، اس حوالے سے لوگ کہاں غلطی کرتے ہیں"۔

پس اگر آپ ناکام ہیں، تو بھی بہت کام کے ہیں۔ آپ اپنی بصیرت اور تجربات سے دوسروں کی راہنمائی کر سکتے ہیں۔ اپنی غلطیوں کو دوسروں کے لیے نصیحت بنا سکتے ہیں اور آپ کی کھائی ٹھوکریں دوسروں کے لیے تنبیہ بن سکتی ہیں۔ آپ انسانوں کے لیے ایسے چراغ بن سکتے ہیں، جس کے تلے تو ناکامی کا اندھیرا ہو، مگر وہ اپنے چاروں اطراف کامیابی کے راستے روشن کر رہا ہو۔

غیر معمولی کامیابی کا امکان

ہر ناکام انسان حساس ہوتا ہے اور احساس کی یہی ذکاوت بعض اوقات اس کی ان پوشیدہ قابلیتوں کو حرکت میں لا سکتی ہے جو عام حالات میں غیر استعمال شدہ رہتی ہیں۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ جب آپ زندگی میں ایک کامیاب ڈاکٹر، انجینئر، آرمی آفیسر، بزنس مین، ایڈووکیٹ یا مشہور کھلاڑی نہ بن سکیں تو آپ معمول سے ہٹ کر سوچتے ہوئے ادیب، شاعر، ناول نگار، مذہبی عالم یا دانش ور بن جائیں۔ انسانی تجربات بتاتے ہیں کہ معمول کی ناکامیاں، غیر معمولی کامیابیوں کا امکان پیدا کر دیتی ہیں۔ تاہم یہ امکان انہی لوگوں کے لیے واقعہ بنتا ہے جو مایوسی اور پست ہمتی سے مغلوب ہو کر بے عمل نہیں ہو جاتے اور دوسروں کی نقالی کرنے کی بجائے اپنے فطری اور بے ساختہ رجحانات کی پیروی کرتے ہیں۔



دھوپ صحت بخش ہے

سورج کی روشنی اور دھوپ کی اہمیت کو صدیوں سے تسلیم کیا جارہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ جہاں جسمانی نشوونما کے لیے اس کی اہمیت مسلم ہے وہاں ذہنی کیفیت پر بھی اس کے اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران دھوپ کے ذریعے سے زخموں کو جراثیم سے پاک کرنے اور ان کے اندمال میں مدد لی جاتی تھی۔ حیاتین د (وٹامن ڈی) کی کمی کے باعث پیدا ہونے والی بیماری ''سوکھا'' (Rickets) کے علاج میں بھی سورج کی روشنی کی اہمیت کو مانا جاتا ہے۔ بیسویں صدی کے آغاز میں دق وسل (تپ دق) کے علاج کے سلسلے میں بھی دھوپ کو ضروری سمجھا جاتا تھا۔

گزشتہ 20،25 سال کے دوران کچھ اس انداز سے دھوپ کو جلد کے سرطان کی وجہ قرار دیا گیا کہ لوگ قدرت کی اس نعمت سے خوف زدہ ہو گئے اور اس کے فوائد کا ذکر کم ہو گیا، خصوصاً مغربی ممالک میں جہاں غسل شمسی (Sunbath) کا رواج عام ہے، لوگ خاصے پریشان ہو گے۔ دراصل خیال یہ ہے کہ سورج کی روشنی خصوصاً بالائے بنفشی شعاعوں سے حیاتین بننے میں مدد ملتی ہے جو ہمارے دانتوں، ہڈیوں اور مدافعتی نظام کے لیے ضروری ہے، لیکن یہ بالائے بنفشی شعاعین سرطان کا باعث بھی بنتی ہیں۔ بہت سے لوگوں کے جسم میں حیاتین د کی کمی کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ انہیں دھوپ میسر نہیں آتی۔

حال ہی میں برطانیہ میں ایک کتاب شائع ہوئی جس میں مصنف بیک وقت معالج بھی ہیں، شمسی توانائی کے انجینئر بھی اور غسل شمسی کے شوقین بھی۔ کتاب کا نام The Healing Sun ہے۔ مصنف ڈاکٹر رچرڈ ہوبڑے نے اپنی کتاب میں اس بات پر زور دیا ہے کہ دھوپ کھانے کے سلسلے میں توازن رکھا جائے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ بیسویں صدی کے آغاز میں جو معالج شمسی معالجہ کرتے تھے وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ شمسی غسل کا بہترین وقت صبح سویرے کا ہے۔

> دھوپ قدرت کا بہترین عطیہ ہے، دھوپ نہ صرف ہمارے لیے صحت بخش ماحول فراہم کرتی ہے بلکہ جسم کو بھی کئی امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔

ڈاکٹر ہوبڑے کے خیال میں اس بات کا انحصار کہ ہمارے جسم کو کس قدر دھوپ درکار ہے، دراصل اس بات پر ہے کہ عمر کتنی ہے، غذا کیا ہے، جلد کس طرح کی ہے اور صحت کا کیا حال ہے۔ یہ کوئی بھی نہیں کہتا کہ دن بھر آدمی دھوپ میں ہی لیٹا رہے، خواہ جلد جل جائے۔ بہت زیادہ اور اچانک تابکاری یقیناً خطرناک ہے، لیکن سورج سے بالکل کترانا بھی نہیں چاہیے۔ اعتدال سے کام لینا چاہیے۔

مصنف کے خیال میں سورج کی روشنی سے ہمیں یہ فوائد حاصل ہوتے ہیں:-

ہڈیاں

دھوپ سے ہماری ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں اور ان کے ٹوٹنے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ دھوپ کی وجہ سے جسم میں حیاتین د (وٹامن ڈی) زیادہ پیدا ہوتا ہے جو کیلشیم، جذب کرنے میں مدد دیتا ہے اور یہ کیلشیم ہڈیوں میں مضبوط پیدا کرتا ہے۔ عام خیال یہی ہے کہ دھوپ کی کمی سے ہڈیاں کمزور اور بھربھری ہو جاتی ہیں۔ دھوپ کی کمی بوسیدگی استخواں (آسٹیوپوروسس) کا سبب تو غالباً نہیں بنتی، لیکن اس سے کولھے کی ہڈی ٹوٹنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ بعض جائزوں سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ بڑی عمر کے جن لوگوں کے جسم میں حیاتین د کی کیمیائی ترکیب درست نہیں رہتی ان کے جسم میں اس حیاتین کی بھی کمی ہو جاتی ہے۔

کولیسٹرول

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ خون میں کولیسٹرول بڑھ جانا خطرے سے خالی نہیں، لیکن یہ بات کم ہی لوگوں کو معلوم ہوگی کہ دھوپ سے کولیسٹرول کی سطح میں ڈرامائی طور پر کمی ہو جاتی ہے۔ انسانی جسم کو کولیسٹرول کی سطح پر قابو پانے کے لیے بالائے بنفشی (الٹراوائلٹ) شعاعوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جلد میں اسکوالین (Squalene) نامی ایک کیمیائی مادہ ہوتا ہے جو دھوپ میں حیاتین د کی شکل اختیار کر لیتا ہے، لیکن اگر جسم کو دھوپ نہ ملے تو پھر یہ مادہ کولیسٹرول میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ جاڑے کے موسم میں دھوپ کی کمی کے باعث جسم میں حیاتین د کم بنتا ہے لہذا

کولیسٹرول بڑھ جاتا ہے۔

فشار خون

سورج کی شعاعوں کا فشار خون (بلڈ پریشر) پر بھی اثر پڑتا ہے۔ عام طور پر سردی میں فشار خون سب سے زیادہ اور گرمی میں سب سے کم ہوتا ہے، کیوں کہ گرمی میں بالائے بنفشی شاعیں اپنے عروج پر ہوتی ہے۔

سرطان

اس کتاب میں یہ عجیب بات بھی کہی گئی ہے کہ سورج سرطان کی بیماری کا سبب کم ہوتا ہے اور سرطان سے محفوظ رکھنے کا زیادہ۔ بعض جائزوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ چھاتی، قولون اور غدۂ مثانہ کے سرطان جو خاصے عام ہیں ان میں اکثر اس لیے اضافہ ہو جاتا ہے کہ لوگوں کو دھوپ کم ملتی ہے۔ کہا یہ جاتا ہے کہ دھوپ سے ہمارے جسم میں حیاتین د بنتا ہے اور یہ حیاتین سرطان زا خلیوں کو بے اثر بناتا ہے۔

مرضِ قلب

سال کے بقیہ حصوں کی بہ نسبت سردی کے موسم میں حملہ قلب کے باعث زیادہ اموات ہوتی ہیں جس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ سردی میں دھوپ سے واسطہ کم رہتا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ سردی میں حیاتین د جسم میں کم پیدا ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ حیاتین د قلب کی حفاظت کرتا ہے۔

دماغی صحت

یہ ایک حقیقت ہے کہ دن روشن ہو تو طبیعت بشاش رہتی ہے اور سورج نہ نکلے تو طبیعت میں ا ول (ڈپریشن) پیدا ہو جاتا ہے۔ ا ول یا پستی کی ایک قسم SAD یا Seasonal Affective Disorder ہے جو سردی کے موسم میں ہوتی ہے اور اس کی وجہ یہی بتائی جاتی ہے کہ اس موسم میں دھوپ کی کمی ہوتی ہے۔ خصوصاً مغربی ممالک میں۔ یہ بھی خیال ہے کہ آنکھوں کے ذریعے سے جو سورج کی روشنی ہمارے جسم کو حاصل ہوتی ہے اس کی کمی خصوصاً اس شکایت کا باعث بنتی ہے۔

ذیابیطس

شاید ہی کوئی ملک ہو جہاں ذیابیطس کا مرض عام نہ ہو۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ دھوپ کی شعاعیں انسولین پر اثر انداز ہو کر خون میں گلوکوز کی سطح کم کرتی ہیں۔ اس طرح دھوپ ذیابیطس کو روکنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ شیر خوار بچوں کو حیاتین د کی گولیاں کھلائی جائیں تو یہ انہیں آگے چل کر انسولین پر انحصار کرنے والی ذیابیطس سے محفوظ رکھنے میں مدد دیتی ہیں، لیکن اگر جسم میں حیاتین د کی کمی ہو تو پھر لوگوں میں انسولین کی مزاحمت کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے اور عروقی بیماروں کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

> **بلند فشار خون یا ہائی بلڈ پریشر، دماغی خلفشار، جلدی مسائل، آنکھوں اور پٹھوں کے مسائل کے لیے دھوپ ایک نعمت خداوندی ہے۔**

جلد

دھوپ سے جلد کی شادابی کم ہو جانے اور جھریاں پڑ جانے کا امکان بڑھ جاتا ہے، اور سب سے بری بات یہ ہے کہ سرطان کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے، لیکن چنبل اور بعض دوسری جلدی امراض کو دھوپ اور بالائے بنفشی شعاعوں سے علاج سے افاقہ ہو جاتا ہے۔ یہ علاج خاص خاص علاقوں میں معالج کی نگرانی میں ہوتا ہے۔ البتہ بعض طرح کی چنبل اور کیلوں کو ایسی دھوپ سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے جو نہ زیادہ تیز ہو اور نہ ہلکی، کیوں کہ حیاتین د جلد کو صحت مند رکھتا ہے تاہم یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ جن لوگوں کے چہروں پر کیلیں ہوں وہ بہت زیادہ دھوپ نہ سینکیں۔

مرکب تصلب

1960ء میں سائنس دانوں نے بتایا کہ مرکب تصلب Multiple Selerosis کا تعلق بھی دھوپ کی کمی بیشی سے ہے۔ یعنی جسم کو سال بھر اور سردی کے موسم میں کس قدر دھوپ ملتی ہے۔ سائنس دانوں کا یہ بھی خیال تھا کہ شمسی تاب کاری اس بیماری سے بچاؤ میں مدد دیتی ہے۔

ڈاکٹر ہوبڑے نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ حیاتین د مرکب تصلب سے محفوظ رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر ناروے کے ساحل پر رہنے والوں میں یہ بیماری کم ہوتی ہے، کیوں کہ یہ لوگ مچھلی زیادہ کھاتے ہیں جس میں حیاتین د خوب ہوتی ہے۔ اسی طرح جاپان میں بھی یہ بیماری دنیا کے دوسرے علاقوں کے مقابلے میں کم ہوتی ہے، کیوں کہ وہاں بھی غذا میں مچھلی کا حصہ زیادہ ہوتا ہے۔

دانت

دھوپ سے دانتوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر ہوبڑے نے امریکہ کے مختلف علاقوں کے اعداد و شمار جمع کر کے ان کی بنا پر بتایا کہ جن علاقوں میں دھوپ کا دورانیہ زیادہ ہوتا ہے وہاں بسنے والے نوجوانوں کے دانتوں میں کیڑا نسبتاً کم لگا جب کہ کم دورانیے والے علاقوں میں مقیم نوجوانوں کے دانتوں میں زیادہ خرابیاں پیدا ہوئیں۔ ایک اور امریکی جائزے سے یہ معلوم ہوا کہ موسم سرما میں بچوں کے دانتوں میں موسم گرما کے مقابلے میں زیادہ خرابیاں پیدا ہوئیں۔ مطلب یہ ہوا کہ جس موسم میں حیاتین د جسم میں سب سے زیادہ ہوتا ہے اس موسم میں دانت زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔

خواب اوران کی تعبیر

۲) صاحب خواب کا تعبیر میں حصہ

اہل تعبیر صاحب خواب سے دوران خواب پیش آنے والے حالات کے متعلق بھی پوچھتے ہیں اور یہ چیز جدید علم نفسیات اور تحلیل نفسی کے ساتھ بشکلِ خاص مشابہت رکھتی ہے، اسی طرح اس میں خواب کے ماوراء امکانی درجہ میں پائے جانے والے لاشعوری معنی کے کشف کا اہتمام بھی ہے، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ایک روایت مروی ہے جو اس سے متعلق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا کہ میں سو رہا تھا کہ میں نے عمر بن الخطابؓ کو دیکھا ان کے بدن پر قمیض تھی جسے وہ کھینچ رہے تھے۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس خواب کی کیا تاویل فرمائی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین۔ تو خواب میں لباس کی تعبیر دین ہے، اس لیے کہ لباس اور دین میں مناسبت ہے وہ یہ کہ جیسے دین اپنے صاحب کو دنیا وآخرت کے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے اسی طرح لباس بھی اپنے صاحب کو گرمی سردی سے بچاتا ہے۔

۳) قرآن/حدیث وامثال عرب سے استمداد

تعبیر خواب میں ثقافت وتہذیب بڑا اثر رکھتی ہے، قرآن کریم، احادیث شریفہ عرب کے اشعار وامثال اور اقوال وغیرہ جو لوگوں کو یاد ہوں یہ چیزیں بھی لوگوں کے ذہنوں پر اثر چھوڑتی ہیں اور ان کا معنی ان کے لاشعور میں منعقد ہوتا ہے، یا اور یہ طریقہ کثیر الوقوع ہے کہ قرآن وحدیث اور اشعار عرب وغیرہ سے تعبیر دی جاتی ہے، جیسے انڈے کی تعبیر عورتوں سے کی جاتی ہے، اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ''کالهن بیض مکنون'' (الصافات:۲۹) یعنی ''گویا کہ وہ (حوریں) چھپائے ہوئے انڈے ہیں''۔ یا پتھر کی تعبیر سختی سے کی جاتی ہے، اس لیے کہ فرمان خداوندی ہے: ''فهی کالحجارة او اشد قسوة'' (البقرة:۴۷) یعنی ''وہ پتھر کی طرح ہے یا اس سے بھی زیادہ سخت''۔ یا میت کا گوشت کھانا غیبت سے کنایہ ہوتا ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکرهتموه'' (الحجرات:۱۲) یعنی ''کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا تم اسے پسند نہیں کرو گے''۔

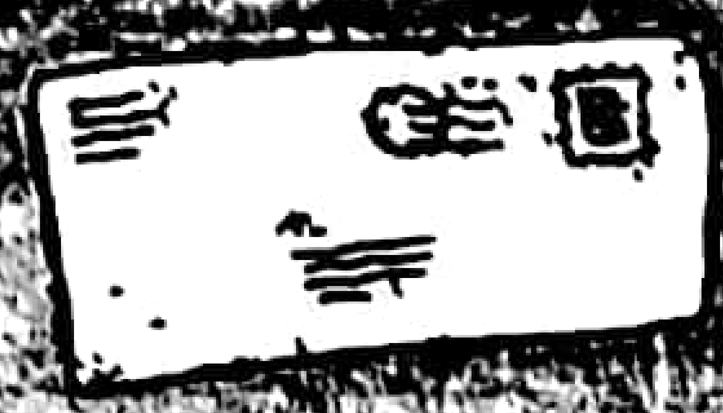
اور عرب کے اقوال وامثال سے استمداد یہ ہے کہ ہم مثلاً دراز قد کی تفسیر جود وکرم کے ساتھ کریں، کیونکہ عرب کا مقولہ ہے ''فلان طویل النجاد'' یعنی فلاں سخی ہے، اسی طرح طولِ باغ (دونوں بازوؤں کے پھیلانے کی مقدار) کی تعبیر قدرت وطاقت کے ساتھ کی جاتی ہے، اور کمان کی عورت سے کی جاتی ہے، کیونکہ مقولہ ہے کہ عورت کمان کی طرح ہے، اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو اس کو توڑ دے گا۔

۴) تعبیر خواب میں الفاظ سے استمداد

معبّر کے لیے ضروری ہے کہ وہ الفاظ کے معانی میں غور وخوض کرے اور ان کے اصل کی طرف رجوع کرے، مثلاً نرجس (نرگس کا پھول) کا لفظ ہے یہ زوال پر دلالت کرتا ہے کیونکہ یہ پھول باقی نہیں رہتا، بلکہ جلدی مرجھا جاتا ہے، لیکن آس (درخت کا نام) سے بقاء اور طول عہد مراد ہوتا ہے کیونکہ یہ درخت طویل العمر ہوتا ہے، اور خیاط (درزی) کی تعبیر وہ شخص ہے جو لوگوں کو جوڑتا ہے یہی تعبیر اس لیے ہے کہ خیاط کا کام بھی کپڑوں کو جوڑنا ہوتا ہے، اسی طرح جدار (دیوار) سے طاقتور آدمی مراد لیا جاتا ہے، اور سقف (چھت) سے بلند رتبہ شخص مراد لیا جاتا ہے، ابن ماجہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خوابوں میں ان کے ناموں اور کنیتوں کا اعتبار کیا کرو۔ جیسے ہدہد دیکھنے کی تعبیر ہدایت سے، غربت (بے وطنی) کی تعبیر غراب (کوا) اور رافع نام کی تعبیر رفعت سے، مہدی نام کی ہدایت سے اور منصور نام کی تعبیر نصرت سے کرنا، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تعبیر کلمہ کے لفظی اشتقاق کی طرف رجوع کرنے سے مکمل ہوتی ہے۔ مثلاً خواب میں فاضل نام کے آدمی کو دیکھنا زیادتی اور برکت کی دلیل ہے، اور رشید نام کے شخص کو دیکھنا صلاح ورشد کی دلیل ہوگا، بلکہ کبھی تو معتبرین خواب کے الفاظ سے ہی تعبیر بتاتے ہیں (یعنی خود الفاظ کا تعبیر میں کردار ہے) مثلاً طبل کی آواز سے باطل کی آواز مراد لیتے ہیں، حصا (کنکر) سے احصاء (شمار کرنا)، ذھب (سونا) سے ذھاب (جانا) اور شجرۃ (درخت) سے مشاجرۃ (لڑائی) مراد لیا جاتا ہے۔

۵) خواب کے وقت کا اعتبار

مثلاً گرمیوں میں اگر پھلدار درخت خواب میں دیکھا جائے تو یہ خیر کی دلیل ہوگا اور اگر سردیوں میں دیکھا جائے تو شر کی دلیل ہوگا، نیز خواب کی تعبیر میں معبرین خواب کے ظاہری پہلو کے علاوہ اس کے باطنی جہت کی طرف بھی توجہ دیتے ہیں کیونکہ لاشعوری عوامل کا خواب کی ایجاد میں بڑا کردار اور عمل دخل ہوتا ہے اور یہ بات واضح ہے کہ ان لاشعوری عوامل کے پیچھے صاحب خواب کی ذات شخصیت، ماضی، حالات وواقعات اور ثقافت وتہذیب مخفی ہوتے ہیں۔



سوال آپ کا جواب ہمارا

راہنمائے عملیات کے جو قارئین نجومی مشاورت سے فائدہ اٹھانے کے خواہش مند ہوں، درج ذیل کوپن مکمل کر کے ارسال کریں۔

نام ____ نام والدہ ____ تاریخ، وقت اور مقام پیدائش ____

تاریخ وقت اور مقام سوال ____ سوال ____

نوٹ: سوال کا جواب بذریعہ خط دیا جاتا ہے' سو رجسٹرڈ جوابی لفافہ جس پر آپ کا مکمل پتہ صاف تحریر ہو لازم ارسال کریں۔ کوائف اور سوال الگ صفحہ پر بھی ارسال کیے جاسکتے ہیں۔ ایک کوپن پر ایک سوال ارسال کریں۔ کوپن ہمراہ 225 روپے (برائے کوپن واسٹیشنری وغیرہ) ارسال کریں۔ کوپن صرف جاری ماہ کے لیے کارآمد ہے

پاکستان کا مستقبل علم نجوم کی روشنی میں

11 ستمبر تا 13 ستمبر کے عرصے کے دوران پارکوں اور سیر و تفریح کے مقامات پر عوام کا رش قدرے زیادہ ہو گا۔ لوگ سفر اور سیر و تفریح پر جانا پسند کریں گے۔

یکم اکتوبر تا 13 اکتوبر کے عرصے میں ملک میں جرائم کافی زیادہ ہوں گے۔

14 !ز ر 15 اکتوبر کو دعوام کے درمیان نسلی امتیاز کی وجہ سے لڑائیاں ہو سکتی ہیں۔

یکم ستمبر تا 17 اکتوبر تک کے عرصے میں ملک میں بیمار لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو گا۔ ملک میں حادثات اور بیماریاں بڑ ھاگی، اور اس کا اندازہ آپ ہسپتالوں میں جا کر لگا سکیں گے۔ ملازم طبقہ کافی پریشان رہے گا۔

17 نومبر تا 5 دسمبر تک عوام کی دوسرے ممالک کے بارے میں رائے حکومتی رائے سے بالکل مختلف ہو گی۔

18 اکتوبر تا 31 دسمبر تک ملک میں صحت کے مسائل میں کمی واقع ہو گی۔ ملازم پیشہ لوگ ملک کی بہتری کے لیے ایک اہم کردار ادا کرتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ دفاعی محکموں، پولیس اور فوج وغیرہ کی بہتری کے لیے اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

جناب ثابت بن قیسؓ

جب آپ مدینہ میں خلیفہ کے پاس پہنچیں تو ان سے کہیں کہ ثابت بن قیس کے ذمے، یہ قرضے ہیں۔ ان کے فلاں فلاں غلام آزاد ہیں۔ وہ میرے قرضے ادا کر دیں اور میرے غلاموں کو آزاد کر دیں"۔

جب وہ آدمی نیند سے بیدار ہوا تو اس نے جناب خالد بن ولیدؓ کے پاس جا کر جو کچھ سنا اور دیکھا تھا سب ان کے سامنے بیان کیا تو انہوں نے ایک آدمی کو زرہ لینے کے لیے بھیجا اور وہ اس کو اسی جگہ ملی جس کی نشان دہی انہوں نے کی تھی۔ چنانچہ اسے لا کر ان کے سامنے پیش کر دیا۔ جب جناب خالدؓ مدینہ واپس آئے تو انہوں نے جناب ابوبکرؓ سے جناب ثابتؓ کی بات بتائی اور ان کی وصیت بیان کی۔ چنانچہ جناب ابوبکرؓ نے ان کی وصیت کو نافذ کر دیا۔

جناب ثابت بن قیسؓ کے سوا کوئی ایسا شخص نہیں جس کے مرنے کے بعد کی کوئی وصیت نافذ کی گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ جناب ثابت بن قیسؓ سے راضی ہو اور ان کو راضی کرے، اور اعلیٰ علیین میں ان کا ٹھکانہ بنائے، آمین۔

قسط 4

طب نبوی

دیر تک جوان رہنے کا علاج

علاج:

ابونعیمؒ نے حضرت انسؓ ابن مالکؓ سے روایت نقل کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگوں رات کو کھانا ضرور کھایا کرو، کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنے سے جلد بڑھاپا آتا ہے۔

فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ رات کا کھانا ہمیشہ ترک کرنا مضر ہے۔ ویسے رات کو اتنا ہی کھانا چاہیے جتنا بسہولت ہضم ہو سکے۔

کھجور کے فوائد

علاج:

ابونعیم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجوروں میں سب سے بہتر برنی کھجور ہے، کیونکہ یہ پیٹ سے بیماری کو نکالتی ہے اور اس میں کوئی بیماری نہیں ہے۔

فائدہ:

برنی کھجور بہت سے اقسام میں سے ایک ہے وہ چھوٹی ہوتی ہے، گٹھلی اس کی تنک ہوتی ہے یہ ایک طرف سے موٹی اور دوسری طرف سے کچدار ہوتی ہے۔

جادو اور زہر کا علاج

علاج:

ابن حبان اور ابونعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عجوہ کھجور بہت پیاری تھی، آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ عجوہ کھجور جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور فرمایا کہ جو شخص روزانہ صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھائے گا وہ اس روز زہر اور جادو سے محفوظ رہے گا۔ بعض روایات میں ہے کہ عجوہ جنت سے ہے، اس میں بیماریوں سے شفا ہے۔

تقویت دماغ کے لیے علاج

علاج:

ابونعیم نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو کدو یعنی لوکی زیادہ کھایا کرو، کیونکہ یہ دماغ کی قوت بڑھاتا ہے اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہؓ جب تم ہانڈی پکاؤ تو اس میں کدو ڈال دیا کرو کیونکہ یہ غمگین دل کے لیے تقویت کا باعث ہے۔

فائدہ:

راز اس کا یہ ہے کہ اس کی ٹھنڈک گوشت کی حرارت کو دور کر کے معتدل کر دیتی ہے۔

> ''طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم'' صحت و علاج کے حوالے سے ایک خاص اور نمایاں موضوع ہے۔ مضامین کا یہ سلسلہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ کے حوالے سے راہنمائی کرے گا۔

دل اور دماغ کے ضعف کا علاج

علاج:

ابو نعیم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پیارا کھانا ثرید تھا۔

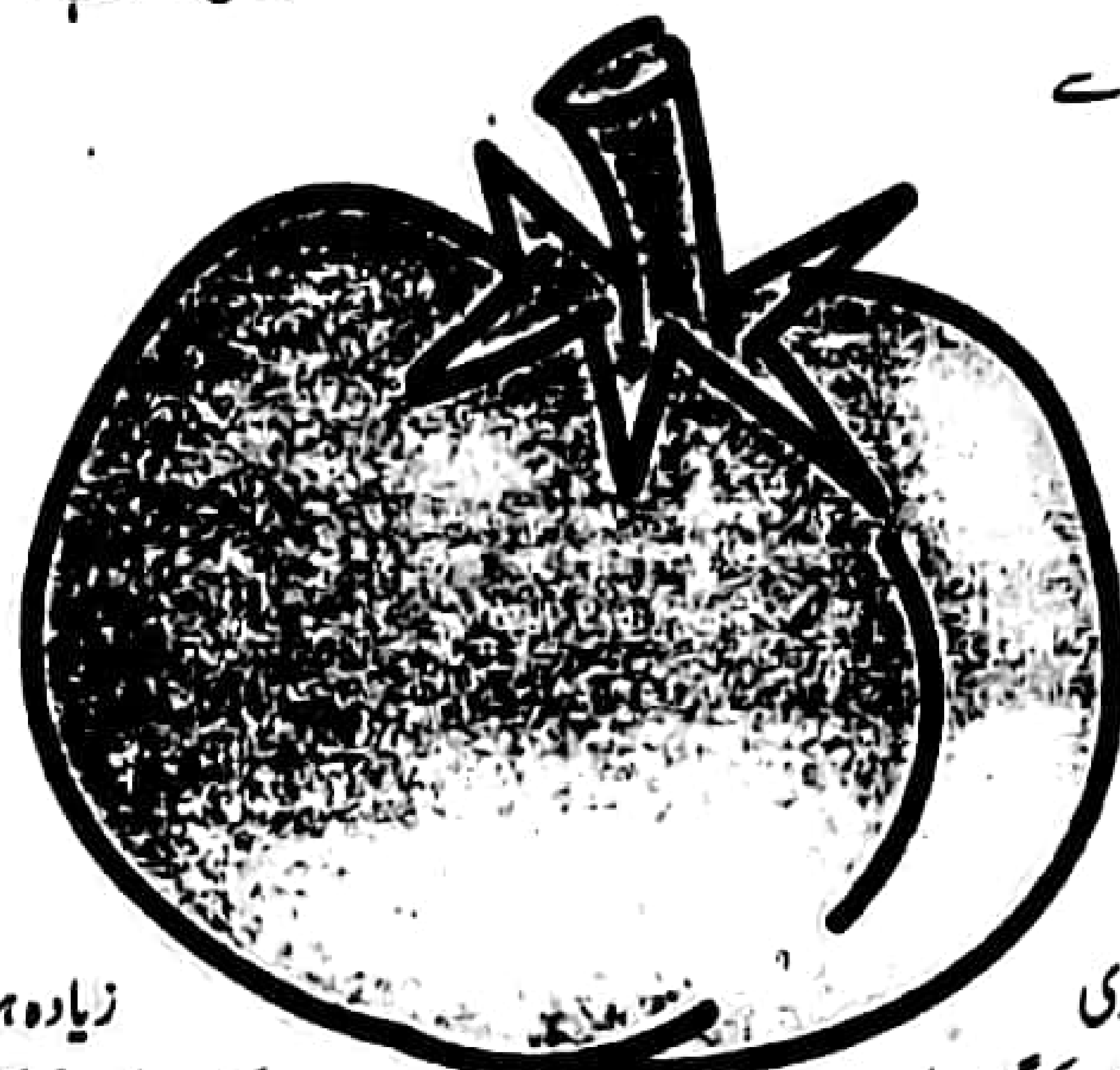
فائدہ:

روٹی، شوربہ میں بھگو کر کھانے کو ثرید کہا جاتا ہے۔ علماء نے کہا ہے یہ کھانا قلب و دماغ کو تقویت دیتا ہے اور زود ہضم ہے اور ایک سیر کھجوریں بھگو کر اوپر سے تھوڑا سا مکھن ملا دیا جائے تو اس کو ثرید کہتے۔ حضرت ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ثرید بہت مرغوب تھا۔

تبخیر معدہ کا علاج

علاج:

ابونعیم نے عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی یا کھیرا کھجور کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔



فائدہ:

علماء نے لکھا ہے اس کھانے سے معدہ کا میل دُور ہوتا ہے اور جلدی ہضم ہوتا ہے۔ ککڑی کی ٹھنڈک اور کھجور کی گرمی مل کر معتدل ہو جاتی ہے اور کھجور قوت باہ کو بڑھاتی ہے اور بدن میں خون پیدا کرتی ہے۔ گردے قوی ہوتے ہیں۔ بلغم اور سردی کے اثر سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں کھجور کا کھانا بہت مفید ہے اور اگر قدرے میٹھے کے ساتھ اس کو کھلائے تو سنگِ مثانہ کے لیے مفید ہے اور کھیرا کہ بول نہ آنے والے کے لیے بہت مفید ہے، اس کے کھانے سے بول بہت آتا ہے اور طبیعت ٹھیک ہو جاتی ہے۔ صفرادی مزاج والوں کے لیے اس کا کھانا بہت مفید ہے۔ ککڑی خون اور صفرادی حرارت کو مارتی ہے اور کھٹی ڈکار کے لیے بہت مفید ہے۔ پیاس کو بجھاتی ہے اور ادرار بول و مثانہ کی پتھری کے لیے بھی مجرب ہے۔ خفقات و خارشِ بدن کے لیے بھی مفید ہے۔

دماغ کی خشکی اور خارش کا علاج

علاج:

ابوحاتم نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھیرے کو کھجور کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ کھجور کی گرمی کھیرا کی ٹھنڈک کو زائل کر کے معتدل کر دیتی ہے۔

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھیرا سرد وتر ہے۔ اس لیے صفرادی و سوداوی مزاج والوں کے لیے بہت مفید ہے۔ دماغ میں رطوبت پیدا کرتا ہے اور سدّوں کو کھولتا ہے اور ادرار بول اس سے خوب ہوتا ہے اور مثانہ کی پتھری کو نکال ڈالتا ہے۔

قوتِ باہ میں اضافہ

علاج:

ابونعیم نے کتاب الطب میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کو مسکہ کے ساتھ بہت عزیز رکھتے تھے۔

فائدہ:

علماء نے لکھا ہے کہ اس کھانے سے قوتِ باہ زیادہ ہوتی ہے اور بدن بڑھتا ہے اور آواز صاف ہوتی ہے۔ مسکہ اور شہد ملا کر کھایا جائے تو ذات الجنب کے لیے مفید ہے۔ جسم کو فربہ کرتا ہے۔

خون صاف کرنے کا علاج

علاج:

صاحب شرعۃ الاسلام نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ ہر انار میں ایک قطرہ جنت کے پانی کا ضرور ہوتا ہے۔

فائدہ:

انار کے بے شمار فائدے ہیں۔ مثلاً خون صاف کرتا ہے اور بگڑے ہوئے خون کو صالح کرتا ہے۔ قوت باہ زیادہ کرتا ہے۔ معدے کی جلا کرتا

ہے اور سُدے کھولتا ہے۔ طبیعت نرم کرتا ہے، دست بند کرتا ہے۔ کھانے کے بعد اس کے استعمال سے کھانا جلد ہضم ہوتا ہے۔ جگر میں قوت پیدا کرتا ہے۔ خفقان اور استسقاء لحمی کے لیے مفید ہے۔ آواز صاف اور بدن کو موٹا کرتا ہے۔ رنگ نکھارتا ہے لیکن زیادہ استعمال سے معدہ ضعیف ہوتا ہے۔ انار ترش معدے کی حرارت کم کرتا ہے اور خون کے جوش کو بڑھاتا ہے اور دماغ کی طرف بخارات کو چڑھنے سے روکتا ہے۔ گرمی سے استفراغ ہو تو اس کا کھانا بہت مفید ہے۔

خشکی رطوبت اور بے شمار امراض کا علاج

علاج:
ابونعیم نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھیرے کو نمک کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔

فائدہ:
حکماء نے لکھا ہے کہ کھیرے میں رطوبت ہوتی ہے اور نمک رطوبت کو مارتا ہے۔ اس کے علاوہ نمک کے اور بھی بے شمار فوائد ہیں۔ نمک بلغم اور سودا کا مسہل ہے کھانا ہضم کرتا ہے۔ رنگ نکھارتا ہے۔ سرد غذا کو معتدل کرتا ہے۔ کھانے کے بعد بدہضمی کو روکتا ہے۔ جذام کے لیے بھی مفید ہے۔ سکنجبین کے ساتھ افیون اور زہر کے اثرات ختم کرتا ہے۔ استسقاء اور امراض سوداوی و بلغمی کو نفع بخشتا ہے۔ سکنجبین میں نمک ملا کر پینے سے قے کے ذریعے معدہ صاف کرتا ہے۔ اس کی کلی کرنے سے مسوڑھوں کا لہو بند ہو جاتا ہے۔ صابن میں ملا کر لیپ کرنے سے بلغمی ورم دور کرتا ہے۔ چوٹ لگنے سے اگر خون جم جائے تو شہد کے ساتھ نمک ملا کر لگانے سے خون پھٹ جائے گا۔ بچھو وغیرہ کے کاٹے کے لیے مفید ہے۔



نوٹ: اس تمام تفصیل سے یہ بتانا مقصود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فعل یہاں تک کہ کھانا بھی جو آپ تناول فرماتے تھے حکمت اور فائدہ سے خالی نہیں تھا۔

سحر بارنوخ

یہ بنیادی طور پر ہزاروں سال قبل گزرے ہوئے حکیم الحکماء فرید عصر حکیم برنوخ ساحر سوڈانی کی کتاب ہے جسے قلمی نسخے سے عربی کتاب کی شکل الطوخی فلکی نے دی اور راٹھور پبلشرز نے اس کتاب کو قارئین کے لیے اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس سے قبل ایسے عملیات آپ نے نہ دیکھے اور نہ پڑھے ہوں گے۔ موضوع کے اعتبار سے ایک قابل قدر کتاب ہے۔ شائقینِ عملیات کے لیے تحقیقی مواد لیے ہوئے ہے۔

خون صاف کرنے کا علاج

علاج:
معاویہ بن زیدؓ سے ابونعیم نے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھلوں میں انگور کو بہت پسند فرماتے تھے۔

فائدہ:
علماء نے لکھا ہے کہ اس میں حکمت یہ ہے کہ انگور خون صاف کرتا ہے۔ بدن کو موٹا کرتا ہے۔ گردہ پر چربی بڑھاتا ہے۔ سوداوی مادے کو خارج کرتا ہے اور جلے ہوئے کے لیے مفید ہے۔

قوتِ باہ کا علاج

علاج:
ابونعیم نے عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پشت کا گوشت تمام گوشتوں میں بہتر ہوتا ہے۔

فائدہ:
علماء نے لکھا ہے کہ حکمت اس میں یہ ہے کہ اس گوشت میں قوت باہ زیادہ ہوتی ہے اور زود ہضم ہوتا ہے۔ سینہ میں طاقت پیدا کرتا ہے اور کمر کے درد کے لیے فائدہ مند ہے۔ واللہ اعلم۔

جاری ہے.............